ڈاکٹر محمد اسرار مدنی ص ۱۹) اور وہ جو خدا کے نام کی بے حرمتی کرتا ہے اسے یقیناً موت دے دینی چاہئے اور پورے مجمع پر لازم ہے کہ وہ اس کو سنگسار کرے۔(۲۴:۱۶)

توہین رسالت اور بے حرمتی کے معنی

رسول اللہ ﷺ کو تحریر میں یا زبان سے گالی دینا یا ان کی بے عزتی کرنا، ان کے یا ان کے اہل بیت کے بارے میں تحقیری یا ذلت آمیز کلمات کہنا رسولؐ کے وقار و عزت پر بدزبانی کر کے حملہ کرنا، ان کے اہل بیتؓ اصحابؓ اور مسلمانوں کے لئے عداوت یا نفرت کا اظہار کرنا، رسولؐ اور ان کے اہلؓ بیت پر الزام یا تہمت لگانا اور ان کے بارے میں بری خبریں اڑانا، رسول اللہ ﷺ کو رسوا کرنا، رسول اللہ ﷺ کے دائرہ اختیار یا فیصلہ کو کسی طور نہ ماننا، سنت نبویہؐ سے انکار کرنا، اللہ اور اس کے رسولؐ کی شان میں گستاخی کرنا، حقوق اللہ اور حقوق رسولؐ سے انکار کرنا یا اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کرنا۔ مندرجہ بالا میں کسی ایک کا بھی مرتکب ہونا شریعت اسلامی میں ''توہین رسالتؐ اور بے حرمتی'' کے زمرے میں آتا ہے۔

توہین رسالت کے مرتکب کی سزا

قرآن کریم ان لوگوں کے خلاف جو رسولؐ کو رنجیدہ کرتے یا ان کے لائے ہوئے اللہ کے پیغام حق کا مذاق اڑاتے ہیں ایک معیاری فیصلہ کرتا ہے۔

سورۃ الانفال میں فرمایا:

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ... (الانفال ۱۳:۱۲)

ترجمہ: پس مارو ان کی گردنوں پر اور ان کے ہر جوڑ پر۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کی۔

مخالفت سے مراد، اللہ کے دین کی مخالفت کرنا، اسے ترک کرنا، رسول ؐ کو ایذا و الم پہنچانا، ان کی نبوت کا انکار کرنا، ان کی شریعت کے خلاف مخالفانہ کارروائیاں کرنا شامل ہیں۔

نبی کریم ؐ کا ارشاد ہے:

اِنّـِي لَمْ أبعَثْ لأ عَذب بِعَذَ ابِ اللّٰه إنما بعثت بِضَرْبِ الرِّقَاب اى الأَعْنَاق وَ شَدَّ الْوَثَاق.

ترجمہ: میں اللہ کے عذاب کے ساتھ لوگوں کو عذاب دینے کیلئے رسول بنا کر نہیں بھیجا گیا لیکن میں بے حرمتی کرنے والوں، باغیوں اور کافروں کی گردنیں قلم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

سورۃ الاحزاب میں فرمان خداوندی ہے:

اِنَّ الَّـذِيْـنَ يُـؤْذُوْنَ الـلّٰـهَ وَ رَسُولَه' لعنهُمُ اللّٰه فِي الدُّنيَا وَالآخرة وَأعدَّ لَهُمْ عَذَاباً مَهِيْنا...(٥٧)

ترجمہ: تحقیق وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا گیا ہے۔

سورۃ التوبہ میں فرمایا:

وَمنهـم الـذين يوذون النبى ويقولون هو اذن قل اذن خير لكم يومن بـالـلـه ويـومـن لِـلْـمُومنين ورحمة للذين امنو امنكم وَالذِيْن يُؤذُوْنَ

رَسُولَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذابٌ اَلِیْمٌ○ (٦١)

ترجمہ: جولوگ اللہ کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

ان آیات میں لفظ ''ایذا'' کا مطلب ہے تنگ کرنا، چوٹ یا زخم لگانا، گالی دینا، بے عزتی کرنا، دست درازی کرنا یا تہمت تراشی کرنا، نازیبا فعل یا رویے سے بدسلوکی کرنا یا کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا۔ (ارتداد اور توہین رسالت ص: ۸۲۔ ڈاکٹر محمد اسرار مدنی)

نبی اکرمؐ کو سب سے زیادہ اذیتیں آپ کے حقیقی چچا اور پڑوسی ابولھب اور اس کی بیوی ام جمیل نے دیں ان کے متعلق نام لے کر اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں

تبت یدا ابی لھب وتب ○ما اغنی عنہ مالہ وما کسب ○ سَیَصْلیٰ نارا ذات لھب○وامراتہ حمالۃ الحطب○ (تبت ٦۔١)

رسولؐ نہ صرف اس قسم کی سزا کی تصدیق کرتے تھے بلکہ بعض صورتوں میں انہوں نے خود ایسے افراد کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ کعب بن اشرف کے متعلق حضورؐ نے فرمایا:

مَنْ لِلْکَعْب بِنْ اَشْرِفْ فَاِنَّہ‘ قَدْ آذی اللّٰہ وَرَسُوْلَہ

ترجمہ: کعب بن اشرف کو ختم کرنے کا ذمہ کون لے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچائی ہے۔

جب رسول ﷺ نے عقبہ بن معیط کے قتل کا حکم دیا تو فرمایا:

بِکُفِرْکَ وَاِفْتَرَائِکَ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہ.

ترجمہ: کفر اور اللہ کے رسولؐ کے خلاف افترا پردازی کی وجہ سے میں تجھ کو قتل کیے جانے کا حکم کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے توہین رسالتؐ کے مجرموں اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے مسلسل برسر جنگ رہنے والوں کے لئے چار قسم کی سزائیں مقرر کی ہیں۔

إِنَّمَا جَزَآؤُ الَّذِيْنَ يحارِبُون اللّٰه وَرَسوله وَ يَسْعوْن فِي الْأَرْض فَسَاداً أن يُقَتلوا أو يُصَلّبُوا أوْ تُقَطَّع أيَديهِم و أرجلهم من خلاف اَوْينفوا مِنَ الْأرض... (المائدة:٣٣)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔

سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا:

أَلَمْ يَعلموآ انه من يحادد اللّٰه و رسوله فإَنَّ له نار جَهَنَّم خالداً فِيُها ذٰلِکَ الْخزِی الْعَظِيم○ (التوبة:٦٣)

ترجمہ: کیا نہیں وہ جانتے کہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی رسوائی ہے۔

ان آیات کے نزول کے وقت حالات ایسے تھے کہ صحابہ رسولؐ نے یا تو اپنے چند عزیزوں کو قتل کر دیا تھا یا قتل کرنے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھی۔ یا کھلی دشمنی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ابو عبیدہؓ نے اپنے باپ الجراح

کو معرکہ بدر میں قتل کیا کیونکہ وہ رسول ؐ کو گالیاں دیتا تھا۔مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا تھا یہ رسول ؐ پر تہمت تراشی کرتا تھا۔

نبی اکرم ؐ کے ساتھ ساتھ آپ ؐ کے اہل بیت کا احترام بھی لازم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

النبی أَولیٰ بِالْمؤمِنِین مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْوَاجُهٗ أُمَّهٰتُهُمْ...(الاحزاب:6)

ترجمہ: نبی ؐ مومنین کیلئے انکی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اوران کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت پر الزام دھرتا تھا غلط باتیں ان سے منسوب کرتا، اوران کے جذبات کو مجروح کرتا تھا رسول ؐ نے مسلمانوں کو بلا کر دریافت کیا۔تم میں سے کون ہے جو اس کافر کو سے جو میرے اہل بیت پر الزام لگا کر مجھے اذیت دیتا ہے، مجھے نجات دلائے۔سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسول ؐ میں یہ کام کروں گا، چنانچہ انہوں نے اس آدمی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(احکام الردہ والمرتدین۔ڈاکٹر جبر محمود الفضیلت ص ۱۷۸)

ابن عباسؓ نے کہا: اہل بیت رسول اللہ ؐ کو گالی بکنے والے کو موت کی سزا دینی چاہیئے اور گردن ماردینی چاہیئے۔ایسے شخص کی معافی قبول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔(السیف الصارم ص ۵۷۱)

شاتم رسول ؐ اور نبی اکرم ؐ کی توہین کرنے والے کی سزا قتل ہے اس کی تائید متعدد احادیث سے بھی ہوتی ہے۔علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّنِی فَاقْتُلوہ۔ (احکام الردہ والمرتدین ص ۲۱۷)

ترجمہ: جس کسی نے مجھ کو گالی دی اس کو قتل کر دو۔

عروہ بن محمد نے بلقینیؒ سے روایت کیا ہے: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے لئے بدزبانی کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا: تم میں سے کون مجھے میرے اس دشمن سے خلاصی دلائے گا۔ خالد بن ولیدؓ نے کھڑے ہو کر کہا ''یا رسول اللہؐ! میں اس کا کام تمام کروں گا۔ آپؐ خوش ہوئے اور انہیں حکم کی بجا آوری کے لئے بھیجا اور وہ یہ حکم بجا لائے۔ مختلف موقعوں پر توہین رسالت کے مرتکب مجرموں کو نبی اکرمؐ نے موت کی سزا دی اور صحابہ کرامؓ نے ان کو قتل کیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سلام بن ابوالحقیق، عبداللہ بن عتیق، عبداللہ بن انس، ابوعفک، سالم بن عمیر اور معاویہ بن مغیرہ۔ توہین رسالت کے جرم میں ملوث عورتوں کو بھی قتل کیا گیا۔

ابن عباسؓ کی روایت ہے: ایک نابینا مرد نے ایک کنیز سے شادی کی۔ مگر وہ رسولؐ کو گالیاں دیتی تھی اس شخص کے منع کرنے کے باوجود باز نہ آئی تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ اگلی صبح آپؐ نے اسے بلایا تو نابینا شخص نے کہا'' اس کے بطن سے میرے موتیوں جیسے دو بیٹے ہیں۔ وہ میری محبوبہ ساتھی تھی لیکن گئی رات حسب معمول اس نے آپؐ کو گالیاں بکنی شروع کر دیں اس باعث میں نے اس کو قتل کر دیا۔ رسول اللہؐ نے سن کر کہا'' اے لوگو! گواہ رہو کہ اس کا خون بہانا لازم تھا اور اس کے لئے کوئی بدلہ یا انتقام اب نہیں۔''

اسی طرح ایک عورت کی گالیاں سن کر حضورؐ نے فرمایا: من یکفینی عدولی.

(الشفاء، جلد دوم)

ترجمہ: مجھے میرے دشمن سے کون نجات دلائے گا۔ خالد بن ولیدؓ نے ذمہ داری

قبول کی اور اسے قتل کر دیا۔

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے سب لوگوں کو معاف کر دیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو آپؐ کی توہین کے مرتکب ہوئے تھے۔ ان کے قتل کا حکم دیا یہ سترہ افراد تھے۔ ان میں سے 11 نے معافی کی درخواست کی تو معاف کر دیا گیا اور باقی 5 جنہوں نے نہ توبہ کی اور نہ باز آئے انہیں قتل کیا گیا۔ البتہ ایک نے راہ فرار اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مرا۔

اصحابؓ رسول کے فیصلے:

ابوبکر صدیقؓ کا فیصلہ: آپؓ کے دور خلافت میں مہاجر بن ابی امیہ جو یمامہ کا والی تھا اس کے پاس دو گانے والی لڑکیوں کا معاملہ پیش ہوا جن میں سے ایک نے اپنے کچھ گانوں میں رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکی تھیں۔ بات سن کر والی یمامہ نے اس کے ہاتھ کاٹنے اور پھر دانت اکھاڑنے کا حکم دیا۔ جب ابوبکرؓ کو پتہ چلا تو آپؓ نے والی یمامہ کو لکھا: اگر انکی رائے لی جاتی تو وہ مجرمہ کو سزائے موت دیتے۔

عمرؓ کا فیصلہ: مجاہدؒ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ کا ایک شاتم عمر بنؓ الخطاب کے پاس حاضر کیا گیا۔ اس بے حرمتی کرنے والے شخص کو انہوں نے فوراً گردن مارنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد انہوں نے حکم نامہ جاری کیا کہ جو کوئی بھی رسول اللہؐ یا کسی اور نبی اللہ کو گالی دے اس کی گردن فی الفور اڑا دی جائے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کا فیصلہ: خالدؒ نے روایت کی ہے: جب ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو گالی دی اور ان سے بدکلامی کی تو انہوں نے فوری طور پر ایک حکم نامہ

جاری کیا جس میں اعلان تھا کہ صرف اسی شخص کا قتل جائز ہوگا جس نے رسول اللہ ؐ کی بے حرمتی کی اور جس نے خلیفہ کو گالی دی یا اس کی توہین کی اس کو موت کی سزا نہیں دی جائے گی ایسے مجرم کا فیصلہ اسلامی عدالت کرے گی۔

فقہاء وعلماء کے فتاویٰ:

امام مالکؒ کا فیصلہ: ابو معصب اور ابن ابی ادیس نے بیان کیا ہے "ہم نے امام مالکؒ کو کہتے سنا کوئی بھی شخص چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر جو رسول اللہ کو گالی دے برا بھلا کہے الزام دے یا بے عزت کرے۔ اس کو سزائے موت دی جانی چاہئے۔ اور مار دینا چاہئے۔ ایسے شخص کی عفو طلبی یا توبہ قابل قبول نہیں۔" (السیف الصارم ص ۳۰۷۔ الشفاء جلد ۲ ص ۱۷۰)

امام ابوحنیفہؒ کا فیصلہ: ہر شخص جو اللہ کے رسول ؐ کو گالی دے یا بیہودہ گوئی کرے یا ان کی طرف جھوٹ منسوب کرے۔ مرتد قرار دیا جائے گا جس کا خون بہا دینا چاہئے۔

امام شافعیؒ کا فیصلہ: کوئی شخص جو رسول اللہؐ کو کسی طور پر بھی گالی دیتا ہے جس سے ان کی توہین ظاہر ہو، کافر تصور ہوگا۔ اور مسلمانوں کو اس کا خون بہانے کی اجازت ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کا فیصلہ: اگر کوئی شخص رسول اللہ ؐ کو گالی دے اور پھر توبہ کرے تو اس کی توبہ کسی کام کی نہیں اس کو موت کی سزا دینی چاہئے اور اس کی معافی طلبی کی طرف کوئی توجہ نہیں دینی چاہئے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسولؐ نے خود شاتمان رسولؐ کو موت کی سزا سنائی۔ اس کے بعد آپؐ کے صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاؒ اور مجتہدینؒ سب نے آپؐ کی اس سنت پر عمل کیا۔ انہوں نے کبھی کسی شاتم کی معافی یا توبہ قبول نہیں کی۔ کیونکہ معافی قبول کرنے کا حق صرف خاتم النبیین محمد ﷺ کو ہے جن کے وقار اور ناموس کو مجروح کیا گیا اور چونکہ وہ اس دنیا میں نہیں ہیں کہ معافی دیں، اس لئے مسلمانوں کے پاس اس کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ اسلامی شریعت کے فتویٰ کا نفاذ کریں۔